رحمان بابا کی شاعری میں اردو اور فارسی مرکبات

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر
لیکچرار پختو نخوا مطالعاتی مرکز باچاخان یونیورسٹی چارسدہ

Abstract:

It is known that Rahman Baba was not only a prominent figure of Pashto language and literature but also a well up of Persian language and literature. He use numerous Persian words and compounds in his poetry. The Persian compounds that he used, are related to various kinds. Through exploration of these compounds we will be able to apply these methods in Pashto, which will obviously promote and improve the Pashto language in multiple expects. In this article it is strived to study in deeps these compounds.

یہ حقیقت کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ فارسی اور پشتو دونوں کا تعلق ایک ہی خاندان ہند اریائی گروہ سے ہے اور پھر اس میں بھی بہت نزدیک ہیں. یعنی دونوں کا تعلق سندھ ایرانی یا ایرانی اریائی سے ہے-یہی وجہ ہے کہ مشترکہ ماخذ رکھتے ہوئے مشترکہ لسانی اور لسانیاتی خصوصیات کے حوالے سے دونوں زبانیں قریبی اشتراکات کی حامل ہیں.

باہمی اور قریبی تعلق کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے. کہ افغانستان میں فارسی خواں اور پشتون صدیوں سے اکھٹے رہ رہے ہیں اس لئے دونوں زبانوں کے ثقافتی اور تہذیبی خصوصیات یکساں دکھائی دیتی ہیں. دونوں زبانیں قومی زبانوں کی حیثیت رکھتی ہیں یوں دونوں زبانوں کا ایک دوسرے پر اثرات مرتب ہونا قرین قیاس ہے-

مولوی عبدالحق زبانوں کے ایک دوسرے پر اثرات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"یوں تو دنیا میں کوئی زبان نہیں جس میں غیر زبانوں کے لفظ نہ پائے جاتے ہوں کیونکہ کوئی قوم میں الگ تھلگ نہیں رہ سکتی دوسری قوموں کی میل جول سے لامحالہ کچھ نہ کچھ لفظ ان کی زبان کے آ ہی جاتے ہیں۔"۱

یہی وجہ ہے کہ پشتو اور فارسی کے ایک دوسرے پر اثرات پڑے ہیں کیونکہ دونوں قومیں صدیوں سے ایک دوسرے کے قریب رہ چکی ہیں اور نہ لسانی بلکہ تاریخی، تہذیبی اور مذہبی بنیادیوں پر بھی دونوں کا ایک رجحان رہا ہے۔

یہی رشتہ سلیم راز اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"پشتو اور فارسی ہمسائیگی کے تعلق کے علاوہ قربت و محبت کا ایک طویل تاریخی پس منظر اور ایک وسیع ثقافتی، تہذیبی اور عمرانی یکجہتی کا ایک مضبوط جغرافیائی پیکر بھی رکھتی ہے جو گلوب کے نقشے میں مختلف اور علیحدہ لکیروں اور رنگوں کا ایسے انداز میں اظہار کرتی ہیں جیسے ایک ہی جڑ سے پھوٹنی والی تنظییں اور شاخیں یا ایک ہی پودے کے پتے اور پھول یہی اس مٹی کی تاریخ کی شہادت اور یہی ان زبانوں کی جغرافیائی وحدت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔"۲

غزنوی حکمرانوں سے لے کر دوسرے افغان اور مغل حکمرانوں کی سرکاری زبان ہمیشہ فارسی ہی رہی اور یہ اٹل حقیقت ہے کہ حکمرانوں کی زبان دوسرے علاقائی اور محکوم زبانوں پر غالب رہتی ہے اور گہرے اثرات مرتب کر لیتی ہے جب مسلمان برصغیر میں داخل ہوئے تو فارسی نے بھی ان علاقوں کے زبانوں پر اثر اندازی شروع کی۔ ایک تو یہ زبان علمی اور ادبی اثاثے اور ذخیرے سے لیس تھی اور دوسری فاتح قوم کی زبان تھی۔

پشتو، فارسی اور سنسکرت اریائی زبانوں میں اہم حیثیت کی حامل زبانیں ہیں اب سنسکرت زندہ نہیں رہی پشتو اور فارسی ابھی آب و تاب سے موجود ہیں ان دونوں میں فارسی زبان کی خوش قسمتی ہے کہ پشتون بادشاہوں کے دور میں بھی سرکاری سرپرستی اس کو حاصل رہی جس کی وجہ سے علمی اور ادبی مقام بھی حاصل کیا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری اس بارے میں لکھتے ہیں:

"غزنوی حکمرانوں کی مدد سے فارسی الفاظ سرحد و پنجاب میں داخل ہوئے جب مسلمان فاتحین سندھ اور پنجاب سے آگے بڑھے تو عربی و فارسی کو اپنے ساتھ گنگا جمنا کے دوآبے میں لے گئے۔"۳

اسی طرح مغلوں کے دور میں بھی سرکاری زبان فارسی تھی اور محکوم قوموں کی مجبوری اور ضرورت تھی کہ وہ اس زبان کے اثرات قبول کرے جب یو لوگ بول یا لکھ رہے ہوتے اور میل جول رکھتے تو لازمی ہے کہ سب کچھ فارسی ہی میں ہوا کرتے یہی وجہ ہے کہ علاقائی زبانوں پر انمٹ اثرات چھوڑتے ہیں-۴

اس کے علاوہ پشتو پر فارسی اثرات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پشتون قوم نے اسلامی علوم عموماً فارسی زبان ہی کے راستے اپنائی اور حاصل کئے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ فارسی کے علمی اصطلاحات اور ادبی خصوصیات کا پشتو زبان پر اثرات بہت نمایاں ہیں- جب یہاں کے لوگوں نے اسلام قبول کیا تو بہت سے الفاظ اور اصطلاحات جو فارسی نے عربی سے لئے تھے پشتو اور دوسرے علاقائی زبانوں نے فارسی سے حاصل کئے فارسی علمی اور ادبی علوم سے مالا مال زبان تھی اور پشتو کی اس سلسلے میں دامن خالی تھی، کوئی نصابی مواد موجود نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ ابتداء سے لے کر کلاسیکی دور اور اس کے بعد تک جب یہاں کے لوگ مذہبی اور ادبی علوم سے آشنا ہونا چاہتے تو عربی اور فارسی کتابوں اور نصاب سے استفادہ کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہی تھا عربی اور فارسی زبان سیکھنا ان کی مجبوری تھی اسی وجہ سے فارسی اور عربی اصطلاحات اور الفاظ پشتو اور دیگر زبانوں میں جگہ بناتے گئے-

مشرق کی سرزمین پر اسلام کے آنے کے بعد ان علاقوں کے لوگوں کے تعلقات سے بھی زیادہ گہرے ہوگئے اسی طرح دین اسلام کے راسخ ہونے سے ان کے لسانی، ثقافتی اور وحانی حالات و تعلقات بھی پھیلتے گئے اور فارسی زبان نے اسلامی دنیا کی دوسری زبان کی حیثیت سے اس سلسلے میں خاص کردار ادا کیا ہے-۵

اب جدید دور میں اگرچہ اردو کے راستے بھی بہت سے فارسی الفاظ اور اصطلاحات پشتو میں داخل ہوئے مگر کلاسیکی دور میں براہ راست استفادہ کرنا علمی اور ادبی علوم کے لئے ناگزیر تھا یہی وجہ ہے کہ تمام کلاسیکی شعراء کے کلام میں فارسی زبان کا اثر نمایاں ہے- ارزانی خویشکی سے لے کر تمام روشانی شعراء اور خوشحال خان خٹک سے لے کر جدید دور تک فارسی اثرات نظر آرہے ہیں.

تمام کلاسیکی شعراء کے کلام میں فارسی تراکیب نظر آرہے ہیں جن میں سے عبدالرحمان بابا کے کلام میں فارسی ترکیبوں کا خصوصی جائزہ لیا جارہا ہے-

مرکب ایسے دو الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے جو علیحدہ علیحدہ بھی با معنی ہوتے ہیں لیکن جب یہ با معنی الفاظ مل کر الگ لفظ یا ترکیب بنا لیتے ہیں تو ایک اور نئی معنی کو جنم دیتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو آزاد با معنٰی الفاظ مل کر آزاد اور بامعنٰی لفظ تشکیل دینا ترکیب کہلاتا ہے-

ڈاکٹر فرمان فتح پوری اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"مرکب الفاظ جو مختلف مفرد لفظوں سے مل کر بنتے ہیں لیکن اس انداز سے کہ ہم ان کے اجزاء کو انفرادی حیثیت سے بھی با آسانی شناخت کر سکتے ہیں-یوں سمجھ لیجئے کہ مرکبات میں دو لفظ معنوی طور پر ایک ایک ہو کر بھی ظاہر صورت میں الگ الگ رہتے ہیں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ دونوں الفاظ الگ الگ با معنی ہوتے ہیں."٦

مرکبات کی کئی قسمیں ہیں جن کی وضاحت اور مثالیں رحمان بابا کے اشعار میں موجود فارسی کے تراکیب کے نمونوں کے ساتھ کی جائے گی-

شکرلب:

تہ شہلائے شکر لب
گل رخسار سم غب غبے

خانہ زاد:

کہ مے پوری کہ مے پلوری چارہ نشتہ
زہ رحماند خائستہ و خانہ زاد یمے

ان اشعار میں شکر یعنی شکر یا گڑ جیسی میٹھی اور خانہ زاد سے مراد گھر میں پیدا ہونے والا یا موروثی غلام ہے-

یہ مرکب کی وہ قسم ہے جس میں اسم اور اسم مل کر ترکیب بناتے ہیں رحمان بابا کی شاعری میں اس کی مثالیں زیادہ ہیں جیسے سنگ آہن، جگر خون، طفل شبینہ، خوبرو، سیاہ روئی، نیم نگاہ، مادر زاد، چشم و گوش وغیرہ لیکن مثال کے لئے ان چند پر اکتفا کیا گیا-

بادنوش:

د ساقی د لاسه هسے باده نوش کړه
چې دے غوس کړه د زړه خیرے دریا۹

سرکش:

سرکشی د عاجزانو پکار نه ده
هر میګے چې وزرو کاندی خپیمان شی۱۰

مرکب کے اس قسم میں ایک اسم اور دوسرا فعل ہے رحمان بابا کی شاعری میں اس کی دوسری مثالیں سربلند اب روان، حرقہ، پوش، سربازی ریگ روان وغیرہ ہیں-

بداختر،نیک اختر:

بد اختر به نیک اختر نه شی هر گز
مرغه چیچ به در گوهر نه شی هر گز۱۱

اس شعر میں فارسی ترکیبیں بد اختر، نیک اختر، مرغ چیچ اور در گوہر ہیں. پہلے دو یعنی بد اختر اور نیک اختر،صفت اور اسم سے بنے ہیں جن کی دوسری مثالیں خوشبو بالا دست، بدبو، سربلند وغیرہ رجان کی شاعری میں موجود ہیں.

زیست وروزگار:

دنیا واړه و بله زیست و روزگار کاندی
خویو زه په دغه بار کے کوگ لرگے شوم۱۲

لاس ودست:

د رقیب او زما صلح نه شی
که مو چرے لاس و دست و بله برشی۱۳

زیست وزگار اور لاس و دست مترادف الفاظ سے بنے ہوئے مرکبات ہیں اور مترادف مرکب کہلائے ہیں۔

رفت آمد:

د دنیا چارے فانی دي
رفت آمدے په یرغال شی۱۴

شام سحر:

شام سحر زما د ستا زلفے رخسار دی
هیس مے په پخته له شامه له سحره۱۵

رفت امد اور شام سحر مرکب عطفی ہیں اس قسم کی ترکیب میں حروف عطف کو حذف کیا جاتا ہے جیسے یہاں رفت و آمد اور شام و سحر میں نہیں ہیں خلیل صدیقی کے تعریف کے مطابق دو کلموں کے درمیان عطف کو حذف کرکے بنایا جاتا ہے اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں دونوں کلمے مختلف المانی ہوں لیکن بے تعلق نہ ہوں مثلاً ماں، باپ، دن رات وغیرہ۱۶

خار وخس:

که ئے اصل له یوه جویه دے سه شو
دگلونو هنر کله خار و خس کا۱۷

آہ سرد:

په مجلس د ویره جلو سوک ورله شه
که صحیح و سلامت وی آه سرد کا۱۸

اس قسم کے مرکبات میں حروف عطف یعنی "و" یا "زیر" کا استعمال ہوتا ہے-انگریزی میں اسے (Co-ordinative Compound) کہتے ہیں.

رحمان بابا کے کلام اس کی بہت سی مثالیں جیسے شام وسحر، آب وتاب، سیم وزر، دل وجان، خط وخال، شور وشر، زیست وروزگار، کوہ ودشت، رفت وآمد وغیرہ اور دوسری قسم جو "زیر" کے ذریعے جوڑا جاتا ہے جیسے اہلِ درد، اہلِ دل، ابِ رواں، آبِ حیات، ریگِ روان، چاہِ زنخ، بادِ سیاہ وغیرہ-

حلال خور:

چوھاڑے د حلال خور پہ نامہ بولی
لہ خو خلقو بد گوئی نہ دہ ممکنہ۱۹

تور گیسو:

لکہ تا چہ تور گیسو پہ مخ پریشان کڑہ
ھم مے ھسے خراب زڑہ پسے پریشان دے۲۰

اس قسم کے مرکب کو جس میں دو زبانوں کے الفاظ مل کر نیا ترکیب بناتے ہیں مخلوط ترکیب کہلاتا ہے رحمان بابا کے کلام میں اس قسم کی اور مثالیں پاک وصاف، طفلِ شبینہ، آبِ حیات، حق شناس، ثنا خوان وغیرہ جن میں ایک فارسی اور دوسرا لفظ عربی ہے مذکورہ اشعار میں حلال خور، فارسی اور عربی مرکب جبکہ تور گیسو میں ایک پشتو اور دوسرا فارسی لفظ ہے-

ھزار ھزار:

لہ ھغو سرہ بہ سہ فکر د یار وی
چے یاران ئے پہ ھر لور ھزار ھزار وی۲۱

جب ایک لفظ کو بار بار استعمال کیا جاتا ہے تو اس قسم کی ترکیب کو مرکب تکراری کہا جاتا ہے اس کا مقصد مبالغہ پیدا کرنا، کسی چیز کی طرف توجہ دلانے یا تسلسل کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے.

امید امید:

پہ امید امید مے خلق نا امید کڑل
دایام لہ مکرہ مہ شہ بے پروا۲۲

صبح وشام:

صبح و شام مے لاس نیولے وي دعا کڑم
خواست لہ خدایہ ستا د مہر و وفا کڑم۲۳

نیک وبد:

اوس د ستا رضا وفا کڑے کہ جفا کڑے
نیکو بدواڑہ کیخوے شي پہ قلم۲۴

جس ترکیب میں دو متضاد معنی والے الفاظ مل کر مرکب بناتے ہیں اسے متضاد مرکب کہتے ہیں.

پنجاہ وپنج:

تہ پنجاہ و پنجہ تیر شوے
تہ لا زان بولے پسر۲۵

صد ھزار:

ھسے نہ چے زہ تنھا و تاتہ وایم
راغلہ لاڑہ ستا پہ طور صد ھزار۲۶

جب مرکب میں ایسے الفاظ آجائے جسکا تعلق عدد و شمار سے ہوں اسے عددی مرکب کہا جاتا ہے جسے درج بالا اشعار میں صد ھزار اور پنجاہ و پنج رحمان بابا کی شاعری میں فارسی مرکبات کی تقریباً تمام اقسام ملتے ہیں. اور یہ اس کی فارسی زبان پر مکمل گرفت کی دلیل ہے.

حوالہ جات:

1. عبدالحق، مولوی، خطبات عبدالحق، مرتبہ عبادت بریلوی، کراچی، انجمن ترقی اردو، ۱۹۵۲ء، ص ۲
2. سلیم راز، پشتو پر فارسی کے اثرات، مشمولہ پاکستان کی قومی اور علاقائی زبانوں پر فارسی زبان کا اثر، مرتبہ سید غیور حسین، پشاور، خانہ فرہنگ ایران، ۲۰۰۵ء، ص۱۰۹، ۱۱۰
3. فتح پوری، فرمان، ڈاکٹر، زبان اور اردو زبان، کراچی، قمر کتاب گھر، اردو بازار، ۱۹۷۳ء، ص۱۶
4. پالوال، ڈاکٹر، پشتو کے مغولن لغات، ص ۲۹۲
5. عراقی، محمود احمدی، پیغام، مشمولہ پاکستان کی قومی اور علاقائی زبانوں پر فارسی زبان کا اثر، ص۷
6. فتح پوري، فرمان، ڈاکٹر، تدریس اردو، طبع دوم، کراچی، مکتبہ جامعہ تعلیم ملی، ۱۹۷۲ء، ص ۲۰۷
7. رحمان بابا، کلیات دعبدالرحمٰن بابا، ترتیب دوست محمد کامل مومند اور قلندر مومند، پیخور، ۱۹۸۴ء، ص۱۷۳
8. رحمان بابا، کلیات د عبدالرحمان بابا، ترتیب فرہاد محمد غالب ترین، پیخور، زیب آرٹ پبلشرز، ۲۰۱۷ء، ص۲۳۷
9. درحمان باباکلیات، ترتیب دوست محمد کامل مومند، ص ۲۲
10. کلیات دعبدالرحمٰن بابا، ترتیب فرھاد محمد غالب ترین، ص۳۹۹
11. ایضاً، ص۱۷۰
12. درحمان باباکلیات، کامل مومند، ص۱۴۰
13. ایضاً، ص۲۶۷
14. ایضاً، ص۲۸۰

15. ایضاً، ص ۱۸۴

16. خلیل صدیقی، زبان کیا ہے. لاہور، بیکن بکس، ۲۰۰۹ء، ص ۲۹

17. د رحمان بابا کلیات، مرتبہ دوست محمد کامل مومند، ص ۵۳

18. ایضاً، ص ۳۳

19. ایضاً، ص ۱۹۹

20. ایضاً، ص ۲۳۱

21. ایضاً، ص ۲۹۸

22. کلیات د عبدالرحمٰن بابا، مرتبہ فرھاد محمد غالب ترین، ص ۲۰۶

23. ایضاً، ص ۲۲۵

24. ایضاً، ص ۲۱۸

25. ایضاً، ص ۱۴۴

26. ایضاً، ص ۱۵۵